رحمت: خدا کی موجودہ ترجیح
جب ہم اپنے ارد گرد کی دنیا پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ظلم، دکھ اور سفا کی نظر آتی ہے۔ بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں: اگر خدا عادل ہے تو وہ ظالموں کو کیوں پھلنے پھولنے دیتا ہے، اور معصوموں کو تکلیف کیوں برداشت کرنے دیتا ہے؟ قرآنِ مجید اس سوال کا ایک نہایت گہرا جواب دیتا ہے: خدا یقیناً انصاف کرنے والا ہے، لیکن اس دنیا میں اُس کی **ترجیح فوری انصاف نہیں بلکہ رحمت ہے**۔ عدل پورے طور پر قیامت کے دن قائم کیا جائے گا۔ اس وقت تک، خدا اپنی رحمت کی بنیاد پہ لوگوں سے معاملہ کر رہا ہے۔

رحمت، فوری انصاف پر غالب ہے
قرآن کہتا ہے:
"اگر تم شکر گزاری اختیار کرو اور سچے مومن بن کر رہو تو اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تمھیں عذاب دے۔ اللہ تو بڑا قبول کرنے والا جاننے والا ہے۔"
(سورۃ النساء 4:147)

اللہ سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ بلکہ وہ انسان کو سوچنے، توبہ کرنے اور پلٹنے کے مواقع دیتا ہے۔ اگر انصاف فوراً نافذ کر دیا جائے تو انسان کی آزادیِ ارادہ ختم ہو جائے، اور زندگی کا امتحان ختم ہو جائے۔ رحمت ہی وہ فضا پیدا کرتی ہے جس میں انسان نمو پاتا ہے۔

روزمرہ کی زندگی میں رحمت کی نشانیاں
ہر سانس جو ہم لیتے ہیں خدا کی رحمت کا عطیہ ہے۔ ہماری زندگی کا مسلسل جاری رہنا—باوجود اس کے کہ ہم غلطیاں کرتے ہیں—خدا کی رحمت کی وجہ سے ہے۔ حتیٰ کہ جب ہم گناہ کرتے ہیں، توبہ کا دروازہ ہماری آخری سانس تک کھلا رہتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی رحمت اُس کے غضب پر غالب ہے، اور اُس نے اپنی رحمت کو سو حصوں میں تقسیم کیا—ایک حصہ زمین پر چھوڑا، جسکے باعث والدین بچوں سے محبت کرتے ہیں اور مخلوق ایک دوسرے پر شفقت کرتی ہے—جبکہ ننانوے حصے آخرت کے لیے محفوظ رکھے۔
(بخاری، مسلم)

آزمائشوں میں چھپی ہوئی رحمت
مشکلات بھی دراصل رحمت کے پردے میں لپٹی ہوتی ہیں۔ ایک تکلیف دہ بیماری گناہوں کی معافی بن سکتی ہے۔ مالی نقصان غرور کو توڑ سکتا ہے۔ کسی نعمت میں تاخیر صبر کو مضبوط کرتی ہے اگرچہ ہمیں تکلیف کے لمحے میں رحمت دکھائی نہیں دیتی، لیکن ایمان یہ یقین دلاتا ہے کہ خدا کی حکمت اور شفقت دکھ کے لمحات میں بھی کام کر رہی ہوتی ہے۔

رحمت: خود سے حفاظت کا ذریعہ
اگر خدا ابھی کے ابھی محض انصاف کے اصول پر ہم سے معاملہ کرے، تو ہماری معمولی ناشکریاں اور چھپی ہوئی لغزشیں بھی ہمیں تباہ کر دیں۔
"اگر اللہ لوگوں کے ظلم پر فوراً انھیں پکڑنے والا ہوتا تو زمین پر کسی جاندار کو نہ چھوڑتا۔"
(سورۃ النحل 16:61)
یہ صرف رحمت ہی ہے جسکے باعث ہمیں مہلت ملتی ہے—اپنی خامیوں کو پہچاننے، معافی مانگنے، اور اپنی زندگی کو سنوارنے کے لیے۔

آج رحمت، کل انصاف
یہ کہنا کہ خدا کی ترجیح آج رحمت ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ انصاف موجود نہیں۔ بلکہ **انصاف موخر ہے**، موقوف نہیں۔ اس کی جھلکیاں آج بھی ہر طرف دکھائی دیتی ہیں۔ یوم قیامت پر عدل مکمل طور پر قائم کیا جائے گا۔ اس وقت تک خدا انسان کو موقع دیتا ہے کہ وہ توبہ، نمو، اور انتخاب کے عمل سے گزرے۔

انصاف کی موجودہ نشانیاں
دنیا میں خدا کا انصاف پہلے ہی واضح ہے—یہ مختلف شکلوں میں جھلکتا ہے:
- **کائنات کا توازن**: سیارے مقررہ مدار میں گردش کرتے ہیں، موسم اپنے نظام کے مطابق بدلتے ہیں، اور ماحول خود کو برقرار رکھتا ہے۔ یہ ہم آہنگی خدا کی صفتِ عدل کو ظاہر کرتی ہے—کہ بے ترتیبی فطرتِ کائنات نہیں ہے۔
- **زمین پر زندگی کا توازن**: غذا کی زنجیر (Food Chain) آبادیوں کو قابو میں رکھتی ہے، قدرتی نظام خود کو بار بار نیا (recycle) کرتا ہے، اور ہر جاندار کو اُس کا رزق اسی ترتیب میں ملتا ہے جو خدا نے مقرر کی ہے۔ اس اندرونی توازن میں انصاف نمایاں ہے۔
- **انسانی ضمیر**: خدا نے ہر انسان کے اندر ایک اندرونی گواہ رکھا ہے جو بتاتا ہے کہ اچھائی اور برائی برابر نہیں۔ یہ اخلاقی رہنمائی ہمیں خبردار کرتی ہے—خواہ ہم

اسے نظرانداز کر دیں—— کہ ایک دن اچھااور برا الگ کر دیا جائے گا۔ ہمارا احساسِ جرم، نیکی کی تعریف، اور انصاف کی خواہش—— سب اس بات کی علامت ہیں کہ انصاف حقیقی ہے اور بالآخر ظاہر ہو کر رہے گا۔

یوں اگرچہ کامل انصاف تاخیر سے ملے گا، اس کی نشانیاں کائنات میں، فطرت میں، اور انسان کے دل میں ہر جگہ موجود ہیں—— جو ہمیں اُس دن کی طرف رہنمائی کرتی ہیں جب انصاف پوری شان سے ظاہر ہوگا۔

غور و فکر کے لیے مشق: انصاف کے آثار

آج دس منٹ خاموشی میں گزاریے۔

1. اپنے ارد گرد کی دنیا کو غور سے دیکھیں—— آسمان، دن اور رات کا نظام، اور یہ کہ آپ کا جسم زندگی کو کس طرح سنبھالے ہوئے ہے۔ تین ایسی نشانیاں لکھیں جو خدا کے انصاف اور توازن کو ظاہر کرتی ہوں۔

2. حالیہ دنوں میں کوئی ایسا لمحہ یاد کریں جب آپ کے ضمیر نے واضح طور پر کہا: ''یہ غلط تھا'' یا ''یہ صحیح تھا۔'' اُس لمحے آپ نے کیا ردِ عمل دیا؟

3. اس سوچ پر بات ختم کریں: اگر خدا نے اپنی تخلیق اور میرے اندر انصاف کی اتنی واضح نشانیاں رکھی ہیں، تو اُس کا آخری انصاف—— جب کچھ بھی چھپا نہیں رہے گا—— کس قدر کامل ہوگا۔